رشیا، تاجکستان اور قرغیزستان کے وفود کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں رشیا، تاجکستان اور قرغیزستان سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔

❁...... **آشیر علی صاحب صدر جماعت قاشغر (قرغیزستان)** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری زندگی کا یہ پہلا موقع ہے کہ قرغیزستان سے نکل کر یورپ کے ملک جرمنی میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی۔ دل میں وہ تمام تر خواہشات اور آنے کی جو غرض تھی، وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو گئیں۔ سب سے بڑی اور اہم بات یہ ہے کہ 2007ء میں بیعت کے بعد سے لے کر اب تک مجھے جماعت کی مسجد میں نماز پڑھنے کا موقع نہیں مل سکا تھا جو کہ یہاں پہلی دفعہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی امامت میں نماز پڑھنے کی توفیق پائی۔ یہ میرے لئے بہت بڑی خوش قسمتی والی بات تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد بتایا کہ یہ میری زندگی کا ناقابلِ فراموش واقعہ ہے۔ حضور انور سے مصافحہ کا بھی شرف حاصل ہوا اور تصویر بنانے کا بھی موقع ملا۔ سب سے اہم بات یہ کہ حضور نے میری وہ تمام خواہشات جن کا میں نے حضور انور سے اظہار کیا، سب قبول فرمائیں۔

موصوف نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو پورا ہوتے دیکھ لیا کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ ہم نے یہاں مساجد کا افتتاح دیکھا۔ حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔

موصوف نے بتایا کہ ایک مسجد کے افتتاح کے موقع پر میری زندگی میں پہلی نماز تھی جو میں نے کسی باقاعدہ احمدیہ مسجد میں ادا کی۔

موصوف نے بتایا کہ قرغیزستان میں ہمارے لئے غیروں کی طرف سے کافی مشکلات ہیں۔ حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرے۔

صدر صاحب نے بتایا کہ ان کے ذریعہ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو پچاس بیعتیں ہو چکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ حکمت کے ساتھ اصحابِ کہف کی طرح کام کرتے رہیں۔

صدر صاحب نے بتایا کہ چائنا (China) اوئی غُر نسل سے ایک نوجوان آیا تھا۔ اس نے بھی بیعت کی ہے۔ اور جب ہم آرہے تھے تو اس نے اپنے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اسی طرح ایک صاحب طالب جان صاحب نے بیعت کی تھی ان کو والدین نے اور عزیزوں نے گھر سے نکال دیا تھا۔ اب وہ رشیا میں گزارہ کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

صدر صاحب نے بتایا کہ ہمارے اوش کے علاقہ میں وہاں کے مولویوں نے فتویٰ دیا ہے کہ احمدیوں کو اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا تاکہ سب کے لئے عبرت کا نشان ہو۔ صدر صاحب نے بتایا کہ ایک لحاظ سے ہمیں اس فتویٰ پر دکھ اور تکلیف ہے اور دوسرا ہمیں یہ سکون اور اطمینان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا وہی آج ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی اپنی جگہ کے حصول کے حوالہ سے ہدایات فرمائیں۔

موصوف کے ایک بیٹے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اپنے اس بیٹے کے بارہ میں موصوف نے کہا کہ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے قبول کیا۔ خدا اُسے علم بھی عطا کرے اور تقویٰ بھی عطا کرے۔

❁...... **ضمیر باخماتو Zamir Bakhmatov صاحب، صدر جماعت کاراکول، قرغیزستان** بھی اس وفد کے ممبر تھے۔ موصوف نے بتایا کہ جب سے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے اس وقت سے دل میں بہت ساری خواہشات اور تمناؤں نے جگہ لی ہوئی تھی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کا جب سوچتا تھا تو اپنے آپ کو یہ کہہ کر کہ یہ خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں، خاموش ہو جاتا تھا۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت زیادہ یقین بھی تھا اور دن رات ان خواہشات کے پورا ہونے کی دعا بھی کرتا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ نے میری وہ تمام خواہشات اور تمنائیں جن کو بڑی حسرت سے میں دل میں جگہ دیے ہوئے تھا، وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے خلیفہ کی دعاؤں کی وجہ سے پوری ہوئیں۔ مجھے خدا تعالیٰ کی ذات نے میری سوچ سے بھی بڑھ کر دیا اور معجزات دکھائے۔ کبھی کبھی تو مجھے خود کو یقین نہیں آتا کہ یہ حقیقت ہے یا پھر خواب۔ لیکن یہ روزِ روشن کی طرح ایک کھلی حقیقت ہے، جس کو میں چاہوں بھی تو نہیں جھٹلا سکتا کہ مجھ جیسے نالائق اور گنہگار کو خلیفہ وقت سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوگا اور پھر ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنا بھی نصیب ہوگا۔ کبھی ان تمام چیزوں کو میں اخبارات و رسائل میں پڑھا اور ٹیلی ویژن پر دیکھا کرتا تھا، آج کے دن یہ سب اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اس وقت دل خدا تعالیٰ کی حمد و شکر سے لبریز تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے بعد دل میں کوئی خواہش باقی نہیں رہی اور کئی سالوں سے میری بیوی، جو احمدی نہیں ہو رہی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی دل کھولا اور اس نے بھی احمدیت کو قبول کر کے اس الٰہی جماعت میں شمولیت اختیار کر لی اور حضور انور کی شفقت و محبت سے بھی حصہ لیا۔ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں اللہ تعالیٰ کا اور اس پیاری جماعت کا شکر ادا کر سکوں۔

❁...... **فضل جان صاحب، کاراکول قرغیزستان نے بتایا** کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے اور اس کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ حضور انور کی محبت اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے دل بیقرار تھا۔ لیکن حالات و واقعات کے ساتھ معاشی حالات اتنے بہتر نہیں تھے کہ میں جا سکتا۔ بہت دفعہ دل میں خواہش نے جنم لیا لیکن حالات بہتر نہ ہونے کی وجہ سے صرف خدا کے حضور دعا کر کے خاموش ہو جاتا اور یہ سلسلہ چھ سال تک چلتا رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا اور خلیفہ وقت کی اجازت اور جماعت کی محبت میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنا فضل فرمایا اور مجھے یہ موقع ملا۔ یہاں کا روحانی ماحول اور دوستوں سے ملاقات اور ان کے ساتھ تعارف اور صدر صاحب Koblinz کا تعاون اور پھر مربی حسن طاہر بخاری صاحب کی بے پناہ محبت و تعاون ہم کبھی بھی بھول نہ پائیں گے۔

میرے دل میں حضور انور سے ملاقات کی ایک تڑپ تھی جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس سے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے اور پھر خلیفۂ وقت کے بہت قریب رہ کر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے میری ایمانی حالت کو اتنا مضبوط کر دیا کہ میری آنکھوں سے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے دو دفعہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج کرنے کا موقع بھی میسر آیا اور وہاں سے آبِ زمزم لانے کا بھی موقع ملا۔ میں نے گزشتہ اٹھارہ سال سے آبِ زمزم سنبھال کے رکھا ہوا تھا کہ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز سے ملاقات ہوئی تو پیش کروں گا اور آج وہ میری خواہش پوری ہوئی۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکوں کہ مجھے خلیفۂ وقت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ انہوں نے یہ آبِ زمزم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا۔

❁...... **اُرمت اسماعیلو Urmat Ismailov (کاراکول، قرغیزستان)** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں 2011ء کے آخر پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوا۔ اس وقت مجھے نماز بھی ٹھیک طرح سے پڑھنی نہیں آتی تھی اور پھر آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ کا بھی تعارف حاصل کیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ میں دین سے بے بہرہ اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے ایک تبلیغی جماعت کے ایک وفد کے ساتھ تبلیغ پر جانے کا موقع ملا۔ دین کو سیکھنے کی بڑی خواہش تھی۔ میں اسی خواہش میں ان کے ساتھ گیا کہ دین کا کچھ نہ کچھ علم سیکھ کر آؤں اور پھر اس میں ترقی کرتا رہوں گا۔ لیکن جب میں تین دن کے لئے تبلیغی جماعت کے ساتھ گیا تو وہاں پر سوائے ان لوگوں کو کھانا پکا کر اور برتن دھو کر دینے کے ایک لفظ بھی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہیں سُن سکا اور خالی ہاتھ واپس لوٹ آیا۔ مجھے اس بات کا بہت زیادہ صدمہ ہوا اور اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی۔ پھر مجھے صدر جماعت کاراکول، قرغیزستان ملے۔ ان کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قبول کرنے کی توفیق ملی اور آج یہاں آکر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ایک وہ وقت تھا جب میں لوگوں کو کھانے پکا کر کھلاتا تھا اور برتن دھو دھو کر دیا کرتا تھا۔ آج وہ وقت ہے کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اس خاکسار کے لئے برتن میں کھانا ڈالنے کے بعد پیش کرتے ہوئے نظر آئے۔ یہ میرے لئے ایک معجزہ سے کم نہیں۔ مجھ جیسے نالائق کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی مضبوطی کے لئے ایسے کئی معجزات دکھائے اور میری آنکھیں آنسوؤں سے نہ تھمتی تھیں۔ زبان اور دل سے خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے کلمات نکلتے رہے۔ تمام تر جلسہ کا انتظام بہت ہی اعلیٰ تھا۔ کھانے کا نظام بھی بہت اچھا تھا، بہت لذیذ کھانوں سے ہماری تواضع کی گئی۔ لوگوں کا آپس میں پیار و محبت بہت عظیم اور دیکھنے کے قابل تھا۔ آپس میں بھائی چارہ کا اعلیٰ نمونہ، سلام کا رواج، ایک دوسرے سے ملاقات کے بعد حال احوال دریافت کرنا معمول تھا جس نے میرے دل میں گھر کر لیا۔ میں یہ لمحات کبھی بھی نہیں بھول سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ حضور انور سے میری ملاقات تو میرے لئے الگ دنیا سے کم نہ تھی۔ حضور انور نے جب تصویر اتروانے کے لئے میرے ہاتھوں میں ہاتھ دیے تو جیسے میری دنیا ہی بدل گئی اور دل و دماغ نور سے بھرنا شروع ہو گیا۔

❁...... وفد کی ایک خاتون ممبر نے اپنے تاثرات کا اظہار

کرتے ہوئے کہا کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔حضور انور کی تقاریر سے بہت علم حاصل کیا ہے۔ میرا دوسروں سے تعارف بڑھا ہے۔ جلسہ کی انتظامیہ نے ہمارا بہت خیال رکھا ہے۔ میں اس کو بھول نہیں سکتی۔ آپ ہمیشہ ترقی کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت دے اور حضور ہمارے لئے اور قرغیزستان کی ترقی کے لئے دعا کریں۔

تاجکستان سے مبلغ سلسلہ سرفراز احمد باجوہ صاحب آئے ہوئے تھے۔

رشیا سے ایک مخلص احمدی دوست Yuldus Khaliullin صاحب بھی آئے تھے۔ موصوف نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے بارہ میں بعض کتب لکھی ہیں اور مختلف ممالک میں ان کتب کو شائع کر کے پھیلا رہے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے بعض امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

وفد کی یہ ملاقات دو بجے تک جاری رہی۔ آخر پر سب ممبران وفد نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔